بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

۱۶۶۸

تاریخ تدوینِ حدیث

216

جس میں صحابہ کرامؓ کی دستاویز اور صحائف تابعین کی
علمی خدمات اور قلمی کاوشوں اور ائمہ کرام کی تصانیف
اور مسانید کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا
ہے۔

★

ہدایت اللہ ندوی
استاذ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

جامعہ محمدیہ اوکاڑہ
ضلع منٹگمری
مغربی پاکستان

(مطبوعہ استقلال پریس لاہور)
ماشر سے

اور عبدالرحمان " والد علاؒ " بھی حضرت ابوہریرہ سے ایک مجموعہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ کفایہ بغدادی ص۲۱۴

(۴) حسن بن عمرو تابعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کو ان کی ایک حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا شاید ایسے نہ ہو عرض کیا کہ ایسے ہی سنا ہے۔ تو فرمانے لگے اگر آپ نے مجھ سے سنا ہوگا۔ تو یہ الفاظ میرے پاس مکتوب ہونگے۔ چنانچہ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر لے گئے۔ تو مجھے کتب حدیث میں سے حدیث کی ایک کتاب دکھائی۔ مستدرک بحوالہ مقدمہ تحفہ ص۱۹

اسی طرح کا ایک واقعہ فتح الباری جلد اوّل ص۱۸۴ میں منقول ہے کہ وہ کتابیں ان کے دست مبارک کی نہیں بلکہ اور کسی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھیں۔

(۵) ہمام بن منبہ یمنی "۱۳۱ھ" حضرت ابوہریرہ ۵۷ھ کے شاگرد رشید ہیں۔

كَانَ يَشْتَرِي الْكُتُبَ لِاَخِيْهِ وَهْبٍ فَجَالَسَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَكَتَبَ مِنْهُ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةَ حَدِيْثٍ

وہ اپنے بھائی وہب کے لئے کتب حدیث خریدا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھ کر قریباً ۱۴۰ حدیثیں قلم بند کیں

تہذیب جلد ۱۱ ص۶۷

تذکرہ جلد ۱ ص۹۵

اور امام احمد نے اس صحیفہ کو اپنی مسند میں درج کیا ہے۔

Marfat.com

بحمد اللہ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی سعی وکوشش اور تلاش وجستجو سے یہ صحیفہ دمشق سے "۶۲" صفحہ کے حجم میں چھپ چکا ہے۔ حبیب اینڈ کو۔ اسٹیشن روڈ کٹل منڈی حیدرآباد (دکن) سے مل سکتا ہے۔

(۶) حضرت ابو ہریرہ کا ایک اور صحیفہ ان کے شاگرد ابو سلمہ ۹۴ھ ان سے محمد بن عمر ۱۴۳ھ بیان کرتے ہیں کنسخۃ عبد الرزاق عن معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ و محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

"الباعث الحثیث فی اختصار علوم الحدیث لابن کثیر"

نیز محمد بن عمر ۱۴۳ھ سے بھی ان کے کئی ایک ثقہ شاگرد ایک ایک مجموعہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ تہذیب جلد ۹ ص ۳۷۹

(۷) خلاص بن عمرو بصری ۱۰۹ھ بھی حضرت ابو ہریرہ سے ایک صحیفہ بیان کرتے ہیں تہذیب جلد ۳ ص ۱۵۵

(۸) حضرت ابو ہریرہ کی مسند کا ایک نسخہ عبد العزیز بن مروان ۸۶ھ کے پاس بھی تھا انہوں نے کثیر بن مرہ ۷۰ھ کو لکھا کہ تمہارے پاس صحابہ کی جو احادیث و روایات ہیں وہ تحریر کر کے ارسال کرو مگر حضرت ابو ہریرہ کی مرویات کی زحمت نہ کریں وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ طبقات ابن سعد جلد ۷ ص ۵

بحوالہ صحیفہ ہمام بن منبہ

(۹) حضرت ابو ہریرہ کی ایک اور مسند امام ابراہیم بن حرب عسکری سمار ۲۸۵ھ نے پاس تھی اس کا ایک نسخہ حافظ ابن تیمیہ

Marfat.com

کے ہاتھ کا لکھا ہوا جرمن کے کتب خانہ میں موجود ہے۔
مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص۱۶۵۔

۱۰: موسیٰ بن عبیدہ ۱۵۲ھ "عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ" کے سلسلۂ سند سے جو روایات بیان کرتے ہیں وہ ان کے پاس کتاب تھی۔ تہذیب جلد دہم ص۳۶۰۔

اسماعیل بن قیس ۱۳۵ھ کے پاس ابو حازم ۱۲۵ھ کی ایک کتاب تھی۔ تاریخ صغیر ص۲۰۰

عبدالعزیز بن ابو حازم ۱۰۷۔۱۸۰ھ کے پاس اپنے والد کی کتابیں تھیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ امام مالک کے ماسوا ان سے بڑھکر کوئی فقیہ نہ تھا۔

نیز ان کے پاس سلیمان بن بلال ۱۷۲ھ ـــــ جن کو عبداللہ بن دینار زید بن ابو اسلم ابو حازم اعرج وغیرہ سے تلمذ حاصل ہے ـــــ کی کتابیں تھیں تذکرہ جلد اول ص۲۴۷

مغیث بن سمی ۱۰۰ھ تابعی ہیں۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ مجھے ہزار سے متجاوز صحابہ سے لقا حاصل ہے۔ ابو ہریرہ ابن زبیر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن معین فرماتے ہیں کہ ابو خالد اور وہب کی طرح ان کے پاس بھی کتاب تھی۔ تہذیب جلد ۱۰ ص۱۵۵

ہمام بن منبہ یمنی ۱۳۱ھ تلمیذ ابو ہریرہ ۵۸ھ کا صحیفہ حدیث جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی سعی و کوشش سے طبع ہو چکا ہے اس پر "اداره طلاع اسلام" بر افروختہ ہو کر "تنکوں کے بل" کے عنوان کے تحت رقم طراز ہے کہ

Marfat.com

"یہ وہ زمانہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ابھی قریب ۴۰ برس ہوئے ہیں۔ مدینہ میں بیشتر صحابی موجود ہیں۔ ان میں سے احادیث کے بہت بڑے راوی حضرت ابوہریرہ کے زبردست تلمذ مجموعۂ حدیث مرتب ہوتا ہے۔ اور اس میں صرف ایک سو اڑتیس (۱۳۸) حدیثیں درج ہوتی ہیں۔ اس کے دو سو سال بعد ایک صاحب بخارا سے آتے ہیں اور انہیں صرف ابوہریرہ کی چھ لاکھ حدیثیں مل جاتی ہیں۔

آپ ان حقائق کو کسی ایسے شخص کے سامنے رکھئے جو گروہ مندانہ عقیدت مندی سے بلند ہو کر غور کرے اور پھر اس سے وہ کس نتیجہ پر پہونچتا ہے۔ کیا وہ اس نتیجے پر نہیں پہونچے گا۔ کہ جب ۵۸ھ سے قبل ایک شخص کو مدینے میں حضرت ابوہریرہ کے پاس بیٹھ کر صرف "۱۳۸" احادیث مل سکیں اور دو سو سال بعد ان احادیث کی تعداد لاکھوں تک پہونچ گئی تو اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس تمام عرصے میں لوگوں نے حدیثوں کو وضع کیا۔ اور خوب پھیلایا"

متمام حدیث جلد دوم ص۱۴۱

معلوم ہوتا ہے کہ پرویز صاحب سرمایہ حدیث کو موضوع اور بعد کی پیداوار قرار دینے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ ہر بات سے ان کو روایات کے موضوع اور من گھڑت ہونے کی بو آتی ہے۔ تشنہ در خواب ہم آب بینند"

حضرت ابوہریرہؓ کے متعدد صحیفے آشکارا ہو جانے سے پرویز صاحب کی بلند پروازی اور دجل و فریب کی قلعی کھل گئی۔ اور ان کا

مبلغ علم الم نشرح ہوگیا۔

از کوزہ ہماں برآورد کہ دراوست

صحیفہ ہمام سے یہ کیوں کر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے ماسوا ان کے پاس کوئی اور حدیثیں نہ تھیں حسن بن عمرو تابعی کے الفاظ۔۔۔ فارانی کتابا من کتبہ" سے عیاں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کے پاس اور بھی کتابیں موجود تھیں۔

اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ استاد کا سارا علم ایک ہی شاگرد کے پاس ہو بلکہ تہذیب کے الفاظ" فجالس ابا ہریرۃ فکتب منہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیفہ صرف ایک ہی نشست میں لکھا گیا تھا

حضرت سمرہ بن جندب مشہور صحابی ہیں۔ خوارج کے لئے حضرت سمرہ زہر قاتل تھے ۵۸ھ میں فوت ہوئے ایک علمی مذاکرے میں حضرت سمرہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد اور فاتحہ کے اختتام پر معمولی سا وقفہ کیا کرتے تھے۔ عمران بن حصین صحابی نے اس امر کا انکار کیا۔ چنانچہ انہوں نے ابی بن کعبؓ کی طرف یہ معاملہ لکھا تو انہوں نے حضرت سمرہ کی تصدیق کی اور فرمایا قد صدق و حفظ۔ استیعاب۔

ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

فی رسالۃ سمرۃ	حضرت سمرہ رض کی کتاب جو ان
الی ابنہ علم کثیر	کے صاحبزادے کے پاس ہے اس
استیعاب، تہذیب	میں بہت علم ہے
جلد ۴ ص ۳۴۶	

Marfat.com

تہذیب جلد ۴ ص۱۹۸ میں ہے کہ

سلیمان روی عن ابیہ نسخۃ کبیرۃ

سلیمان اپنے والد سمرہؓ سے ایک ضخیم کتاب روایت کرتے ہیں۔

اور سلیمان سے ان کے لڑکے حبیب اور حبیب سے ان کے ابن عم جعفر بن سعد بن سمرہ یہی کتاب روایت کرتے ہیں۔

تہذیب جلد ۳ ص۹۳

حسن بصری سنہ ۱۱۰ھ کے پاس سمرہ کا ایک بہت بڑا صحیفہ تھا۔ جس کا اکثر حصہ سنن اربعہ میں آچکا ہے

در تحفۃ الاحوذی باب ماجاء فی احتلاب المواشی بغیر اذن الارباب" بلکہ حسن بصری کے پاس حضرت سمرہؓ کی احادیث کے چند نسخے تھے جس سے وہ روایت کرتے تھے تہذیب جلد ۲ ص۲۶۳ پر ہے کہ

اعتمادہ علی کتب سمرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت حسن کا اعتماد حضرت سمرہ کی کتابوں پر ہے

ابو قلابہ

عبداللہ بن زید ابو قلابہ سنہ ۱۰۴ھ کو سمرہ بن جندب انس بن مالک، مالک بن حویرث وغیرہ صحابہ سے سماع حاصل ہے خلافت اموی کے دور میں جب آپ کو منصب قضا قبول کرنے کے لئے مجبور کیا گیا تو آپ گھر بار ترک کر کے شام چلے گئے اور شام میں ہی سنہ ۱۰۴ھ میں وفات پائی۔ آپ کے پاس ایک نہایت نفیس کتب خانہ تھا جو آپ کو جان سے عزیز تھا۔ آپ اس کتب خانے کی وصیت مرتے وقت ایوب سختیانی کو کر گئے تھے سختیانی نے یہ

Marfat.com

گرانقدر کتب خانہ چودہ پندرہ درہم کرایہ دے کر منگوایا

سا جبیر بن حازم نے بھی ایوب سے ابو قلابہ کی ایک کتاب پڑھی تھی۔ کفایہ ص۲۵۷

امام مالک فرماتے ہیں کہ ایوب بڑے پایہ کے محدث تھے میں نے ان سے حدیث تحریر کی ہے تہذیب جلد ۱ ص۳۹۸ اور حسن بن واقد سے نے بھی ان سے حدیث تحریر کی تھی

تہذیب جلد ۱ ص۶۲

حضرت زید بن ثابتؓ

حضرت زید بن ثابتؓ کی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے وقت گیارہ برس کی تھی اور ۱۶ سورتیں یاد کر چکے تھے۔ جنگ بدر میں کم سنی کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ آپ نے سریانی زبان دس پندرہ روز میں سیکھ لی تھی کاتب وحی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کا جواب لکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ حضرت زید کو علم میراث میں سب سے زیادہ دست گاہ ہے ۹۲ حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ۵ متفق علیہ ۴ صرف بخاری میں اور مسلم میں ایک باقی دیگر کتب میں آپ نے ۴۵ھ میں وفات پائی۔

سا مروان ۶۲ھ حضرت زید سے احادیث دریافت کرتے

جاتے تھے اور لوگ پردے پیچھے لکھتے جاتے تھے۔

جامع بیان العلم ص۳۳

امیر معاویہ نے حضرت زید کو لکھا کہ احوص فوت ہو چکے تھے انکی "مطلقہ" عدت کا آخری حیض گذار رہی ہے کیا وہ ورثہ کی مستحق ہے آپ نے لکھا کہ اس کو ورثہ نہیں مل سکتا۔ "موطا"

۴۰ھ میں احکام میراث سے متعلق ایک رسالہ مرتب کیا تھا۔ بیہقی جلد ۶ ص۲۴۵ میں اس کے بعض اقتباسات درج ہیں۔

الباحث العلمیہ ص۵۹

حضرت زید کے صاحبزادے خارجہ رحہ اور طلحہ بن عبداللہ بن عوف وثائق تحریر کیا کرتے تھے اور علم میراث میں ان کا قول حرف آخر اور قطعی سمجھا جاتا تھا۔ جلد ۳ ص۷۷ جلد ۵ ص۱۹ تہذیب

حضرت براء بن عازب رض

براء بن عازب باپ بیٹا دونوں صحابی ہیں خود نابالغ ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے دیگر غزوات میں عموماً شامل رہے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت علی کے ہم نوا تھے ۷۲ھ میں وفات پائی اور ان سے ان کے چار صاحبزادے (عبید، ربیع، یزید، لوط) روایت کرتے ہیں۔ خود براء خلفاء اربعہ اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ استیعاب۔ تہذیب جلد ۱ ص۴۲۵

عبداللہ بن عنق رح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کے حلقہ درس میں لوگوں کو ہتھیلیوں پر حدیث لکھتے ہوئے اپنی آنکھوں

سے دیکھا ہے۔ دارمی جلد ۱ ص ۱۲۸

حضرت رافع رضؓ

حضرت رافع بن خدیج کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سن سمجھ کر جنگ بدر میں شرکت سے روک دیا تھا۔ جنگ احد میں شریک ہوئے۔ ان کے ایک نیزہ لگا اور جسم میں ایسا پیوست ہوا کہ کھینچنے سے اندر ٹوٹ گئی اور تازندگی جسم میں رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ قیامت کو میں اس کا شاہد ہوں گا۔
۸۶ سال کی عمر میں ۷۴ھ کو وفات پائی۔

استیعاب جلد ۱ ص ۱۷۴ عنوان البخاریہ۔

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ہم آپ سے بہت سی باتیں سنتے ہیں کیا ہم لکھ سکتے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں لکھ لیا کرو۔ کوئی حرج نہیں۔

مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والایضاح ص ۱۷۰

مروان نے خطبہ میں بیان کیا کہ مکہ حرم ہے رافع بن خدیج بولے مدینہ بھی حرم ہے یہ مسئلہ میرے پاس لکھا ہوا موجود ہے چاہو تو دکھا سکتا ہوں۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۳۲۳

Marfat.com

۱۱ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

عبداللہ بن مسعود۔ عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا لڑکے کیا دودھ ہے۔ عرض کیا دودھ تو ہے مگر امانت ہے۔ آپ نے فرمایا تو کوئی بے دودھ کے بکری ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک بکری پیش کی آپ کا ہاتھ لگانا تھا کہ دودھ اتر آیا میں نے عرض کیا کہ مجھے بھی سکھا دیجئے آپ نے فرمایا تم تو تعلیم یافتہ لڑکے ہو۔ چنانچہ آپ مسلمان ہو گئے۔
حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اکثر و بیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رہے۔ جملہ غزوات میں شریک رہے اور خلافت عثمانی میں کوفہ کے گورنر رہے۔ باوجود حزم و احتیاط کے آپ سے ۸۴۹ حدیثیں مروی ہیں، ۶۳ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں آپ نے وفات پائی

معن بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کے صاحبزادہ عبدالرحمان نے ایک کتاب دکھائی اور حلفاً کہا کہ یہ میرے والد ماجد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ جامع بیان العلم

نیز عبداللہ بن مسعود اپنے قرآن میں بعض تفسیری نوٹ اور احکام لکھ لیا کرتے تھے۔ نووی جلد ۱ صـ ۲۷۴

۱۲ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی

عبداللہ بن ابی اوفی صلح حدیبیہ سے قبل نعمتِ ایمانی سے

سرفراز ہوئے اکثر غزوات میں شریک رہے۔ پہلے پہل مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ پھر جب کوفہ آباد ہوا تو وہاں منتقل ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے والد کے لئے دعا فرمائی تھی۔ خدایا! آلِ ابی اوفیٰ پر رحمت فرما۔ آپ سے ۹۵ حدیثیں مروی ہیں۔ ۱۰ متفق علیہ ہیں۔ پانچ میں بخاری اور ایک میں مسلم منفرد ہیں آپ وہ آخری صحابی ہیں جنہوں نے کوفہ میں ۸۷ھ میں انتقال فرمایا۔ تہذیب جلد ۵ ص۱۵۱ وغیرہ

آپ نے سالم ابوالنضر کاتب عمر بن عبید کو خط لکھا جبکہ خارجیوں کے ساتھ برسرپیکار تھے اور ان کی سرکوبی کے لئے کوشاں تھے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے موقعہ پر فرمایا تھا کہ لوگو دشمن کے مقابلہ کی تمنا نہ کرو۔ خدا سے امن کی دعا کرو۔ مگر جب مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔ یقین رکھو کہ تلواروں کے سایہ تلے جنت ہے۔" اے خدایا! قرآن نازل کرنے اور ابر چلانے والے احزاب کفار کو ..... شکست دے اور ہمیں کامیاب کر، کفایہ ص۳۳۲

بخاری باب الصبر علی القتال

۱۵ ابراہیم بن مسلم ہجری ۹۵ھ ابن ابی اوفی اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان کہتے ہیں۔ کہ میں ابراہیم ہجری کے پاس آیا تو انہوں نے سب کتابیں دکھائیں۔ میں نے ابن ابی اوفی اور ابن عمر کی روایات کو الگ الگ کر دیا۔ تہذیب جلد ۱ ص۱۶۵

۱۳ حضرت عبداللہ بن عباس

حضرت عبداللہ بن عباس ۳ سال قبل از ہجرت شعب ابی طالب میں تولد پذیر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب مبارک منہ میں ڈالا فراست وذہانت اور اصابت رائے کے پتلے حبرامت ترجمان قرآن اور علم کے بحر بیکراں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارہ میں دعا فرمائی تھی. خدایا! ابن عباس کو قرآن کی تفسیر اور دین کی سمجھ عطا فرما احادیث رسول کی جمع وتدوین کا غیر معمولی شغف تھا. صحابہ کرام کے گھر گھر جاکر حدیث سنا اور لکھا کرتے تھے. ایک انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مجھ سے ابن عباس نے کہا کہ ہمیں ذخیرہ حدیث کو مدون کرنا چاہیئے میں نے ان کی رائے کو درخور اعتناء نہ سمجھا. لیکن زمانے نے بتادیا کہ ان کی رائے صائب تھی اور وہ بے نظیر عالم بن گئے. ان کی روایات کی تعداد دو ہزار چھ سو ساٹھ ہے ۵۰ متفق علیہ ۱۸ صرف بخاری میں ۱۲۹ مسلم میں اور باقی دیگر کتب میں موجود ہیں ۶۸ھ میں وفات پائی ، اصابہ جلد ۲ ص ۳۳۲ استیعاب، تہذیب

حضرت عکرمہ شاہ

عکرمہ حضرت ابن عباس کے غلام ہیں ابن عباس ابوہریرہ اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان کو دو سو سے

منجاوز صحابہ سے نقا حاصل ہے، افریقہ یمن شام عراق حجاز اور خراسان میں گھومے خود کہتے ہیں کہ چالیس سال تک برابر پڑھتا رہا۔ بچپن میں حضرت ابن عباس میرے پاؤں میں زنجیر ڈال کر مجھے کتاب وسنت کی تعلیم دیا کرتے تھے، شعبی کہتے ہیں تفسیر کے باب میں یکتائے روزگار تھے ابن عباس کی زندگی میں فتویٰ دینا شروع کر دیا تھا۔

حضرت عکرمہ فرماتے ... ہیں کہ جب ابن عباس آخر عمر میں آنکھوں سے معذور ہو گئے تو طائف کے کچھ لوگ آپ کے پاس ایک مجموعہ حدیث لائے کہ آپ سے سن کر روایت کی اجازت لے لیں پیرانہ سالی کی وجہ سے آپ کو پڑھکر سنانے میں دقت محسوس ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ جس صاحب کے پاس میری حدیثیں تحریر شدہ ہوں وہ مجھے لا کر سنا دے تو میری طرف سے یہی ان کا سنانا ہی اجازت ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ بہت لوگوں نے آپ کو صحیفے لا کر سنائے۔ کفایہ ص۲۶۳

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جو خط نبی علیہ السلام نے منذر بن ساوی رئیس عمان کے نام لکھا تھا وہ میں نے ابن عباس کی کتابوں میں درج پایا۔ زاد المعاد جلد سوم ص۵۱

عمرو بن عبداللہ یمنی عکرمہ سے روایت کرتے ہیں محدثین کہتے ہیں کہ عکرمہ عبداللہ کے پاس آیا کرتے تھے کہ ان کے صاحبزادہ عمر نے ان کی کتاب لے کر مسائل اور احادیث نقل کر لیں۔

تہذیب جلد ۸ ص۶۱

Marfat.com

طبقات ابن سعد جلد ۵ صـ۲۱۶ میں ہے کہ ابن عباس نے جو کتب خانہ چھوڑا وہ ایک اونٹ کا بوجھ تھا وہ ان کے بعد ان کے صاحبزادے علی کے پاس تھا۔ بحوالہ المباحث العلمیہ صـ۲۱۹

حضرت سعید بن جبیرؒ (تابعی)

سعید بن جبیر ۴۵ھ ابن عباس کے اکابر تلامذہ میں سے ہیں۔ جب ابن اشعث پر حجاج نے قابو پالیا تو آپ خراسان چلے گئے حجاج نے گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ اشاعت علم کی خاطر برابر بارہ سال روپوش رہے ہر سال دو مرتبہ مکہ میں حج اور عمرے کی غرض سے آتے خالد قسری نے مکہ سے گرفتار کر کے حجاج کے پاس روانہ کر دیا اور حجاج نے ۹۴ھ میں قتل کر دیا۔ ابن جبیر حدیث فقہ اور دیگر علوم میں یکتائے روزگار تھے۔ "بدیہ"

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عباس کی مرویات ان کے پاس بیٹھ کر لکھا کرتا تھا۔ دارمی جلد ۱ صـ۱۲۵

عطا بن دینار ۱۲۶ھ باب تفسیر میں "سعید بن جبیر سے جو کچھ روایت کرتے ہیں وہ ایک صحیفہ ہے۔ ابو حاتم فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان ۸۶ھ نے سعید بن جبیر سے ایک تفسیر لکھوا کر شاہی کتب خانہ میں رکھی تھی وہاں سے لے کر ابن دینار نے روایت کی۔

تہذیب جلد ۷ صـ۱۹۹

سعید بن فیروز ابوالبختری ۸۳ھ صحابہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک صاحب سے حدیث لکھوائی تھی۔ ابو داؤد جلد ۲ صـ۱۵۱

Marfat.com

مقسم بن بجرہ

مقسم بن بجرہ سنہ ۱۰۱ھ اپنے مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ حکم بن عتبہ سنہ ۱۱۳ھ نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں اور دیگر حدیثیں ایک کتاب ہے حکم بن عتبہ تابعی زید بن ارقم، ابن ابی اوفیٰ صحابہ کے علاوہ متعدد تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ تہذیب جلد دہم ص ۲۸۹

شعبہ کہتے ہیں کہ "حکم عن مجاہد" کے سلسلۂ سند سے جو روایات مروی ہیں وہ ایک "مجموعہ" ہے۔ حسن بن عمارہ بجلی سنہ ۱۵۳ھ کہتے ہیں کہ حکم نے مجھے کتاب دی اور میں نے یاد کر لی۔

تہذیب جلد ۲ ص ۳۰۶ ص ۴۳۴

مجاہد مکی

مجاہد بن جبیر مکی ابن عباس کے خاص شاگردوں میں سے ہیں حضرت ابن عباس سے تیس مرتبہ قرآن پڑھا ہر ہر آیت کے نشیب و فراز سے خوب اگاہی حاصل کی۔ اور اپنے عہد میں تفسیر کے باب میں یکتائے روزگار تصور کئے جاتے تھے۔

سجدہ کی حالت میں سنہ ۱۰۳ھ میں وفات پائی۔ ہدایہ

کریب بن ابی مسلم

کریب بن ابی مسلم سنہ ۹۹ھ حضرت ابن عباس کے عزادار

Marfat.com

غلام ہیں اپنے آقا کے علاوہ متعدد صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔

موسیٰ بن عقبہ سنہ ۱۴۱ھ کہتے ہیں کہ کریبؓ نے ہمارے پاس ابن عباس کی کتابوں کا ایک اونٹ کا بوجھ رکھا۔ تہذیب جلد ہشتم صفحہ ۴۳۳ اور بدایہ جلد ۹ صفحہ ۱۸۶ پہنچے" کان عندہ حمل کتب

ابنِ ابی ملیکہ

ابن ابی ملیکہ سنہ ۱۱۷ھ ایک مقتدر تابعی ہیں حضرت عائشہ اور ابن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کو لکھا کہ آپ مجھے کچھ احادیث لکھ کر ارسال کریں جو روایت آپ کی نظر میں درست نہ ہو۔ وہ تحریر نہ کریں، حضرت ابن عباس نے یہ پڑھ کر فرمایا کہ میں ان کے لئے صحیح روایات کا ایک مجموعہ منتخب کرتا ہوں آپ نے حضرت علی کے "فیصلہ جات" منگوائے بعض چیزے کو نقل کرتے جاتے تھے اور بعض کو نظر انداز کرتے جاتے تھے۔ مقدمہ مسلم

نیز حضرت ابن عباس نے ابن ابی ملیکہ کو "مدعیٰ علیہ" پر قسم کی حدیث لکھ کر ارسال کی تھی، بخاری مطبع احمدی جلد ۲ صفحہ ۳۶۷ امام احمد فرماتے ہیں ان کی کتاب درست اور صحیح تھی

تہذیب جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۹

حضرت ابن عباس نے ابو موسیٰ اشعری کو چند مسائل دریافت کرنے کی غرض سے لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کی
کے دامن میں نرم جگہ تلاش کی اور
جگہ تلاش کرنی چاہیئے۔ ابوداؤد۔

لے لئے دیوار
یاب کے لئے نرم

ابورافع

حضرت ابورافع قبطی حضرت عباس کے غلام تھے حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا اور ابورافع جب حضرت عباس کے اسلام لانے کی خوشخبری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تو آپ نے آزاد کر دیا، حضرت علی کے عہدِ خلافت میں وفات پائی۔

استیعاب ۱۱

ابورافع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابتِ حدیث کی اجازت طلب کی تو آپ نے منظور فرمائی۔ تہذیب جلد ۳ ص ۴۴۵

حارث بن ہشام کہتے ہیں کہ ابورافع نے مجھے ایک کتاب دی جس میں لکھا تھا کہ نبی علیہ السلام تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ "اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ" کفایہ ص ۳۲۳

سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی آپ کے غلام ابورافع سے سن کر لکھا کرتے تھے۔ اصابہ جلد دوم ص ۳۴۲ پر ہے کہ ابن عباس مدینہ آتے تو ابورافع کے ہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے کاتب لکھتے جاتے تھے۔

Marfat.com

نجدہ حروری نے ابن عباس سے مسئلہ دریافت کیا کہ کیا عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنگ کیا کرتی تھیں؟ تو آپ نے یہ حدیث تحریر کرکے ارسال کی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغزوا بالنساء مسلم جلد دوم ص۱۱۶

یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ ابن عباس کا خط بنام "نجدہ" میں نے لکھا تھا۔ مسند احمد حدیث جلد ۵ ص۲۹۹

حضرت سعد بن عبادہ رضؓ

سعد بن عبادہ رضؓ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے جملہ غزوات میں شامل رہے۔ قوم کے رئیس اور نہایت فیاض تھے، عربی کتابت سے خوب آگاہ تھے ۱۵ھ میں حوران "شام" میں وفات پائی۔ تہذیب۔

حضرت سعد کے پاس حدیث کی ایک کتاب تھی جو ان کے صاحبزادے سعید بیان کرتے ہیں۔ ترمذی۔ باب ایمیں امت الشاھد اصابہ جلد دوم ص۵۷

ابو شاہ یمنی

فتح مکہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا تھا، جو بہت سے احکام پر مشتمل تھا۔ ابو شاہ یمنی کی درخواست پر آپ نے یہ خطبہ لکھوا دیا

کفایہ ص۵۳ ۔ بخاری۔

Marfat.com

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضؓ مشہور عالم صحابی ہیں، فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبتی برادر اور کاتب وحی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر معاویہ کے حق میں دعا کی کہ خدایا! معاویہ کو کتاب اور حساب سکھا اور عذاب سے بچا۔ اور اس کو ہدایت دہندہ اور ہدایت یافتہ بنا۔ حضرت عمر کے عہد خلافت میں شام کے گورنر مقرر ہوئے عثمان کے عہدِ خلافت میں ترقی کی، اور شہادت عثمانؓ کے بعد حضرت علی سے مسئلہ خلافت میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ بیس سال خلیفہ رہے اور ۸۸ سال کی عمر میں ۶۵ھ میں وفات پائی، بدایہ، استیعاب ما

مسئلہ خلافت کے اختلاف سے متعلق حافظ ابن حجر اصابہ ۱
۵۰۴ میں رقمطراز ہیں کہ حضرت علی حق پر تھے "وَكُلٌّ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ مُجْتَهِدٌ فَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ فَرِيقٌ لَمْ يَدْخُلُوا فِي شَيْءٍ مِنَ الْقِتَالِ وَظَهَرَ بِقَتْلِ عَمَّارٍ اَنَّ الصَّوَابَ كَانَ مَعَ عَلِيٍّ وَاتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ اَهْلُ السُّنَّةِ بَعْدَ اخْتِلَافٍ كَانَ فِي الْقَدِيمِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ جلد ۲ صد ۵۰۲

امیر معاویہ نے مروان ۶۵ھ کو حدیث شعار تحریر کے ارسال کی تھی۔ مسند احمد جلد ۴ صد ۹۴

Marfat.com

حضرت مغیرہ بن شعبہ

حضرت مغیرہ غزوہ احزاب میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ نہائیت حاضر جواب اور بدیہہ گو تھے۔ صلح حدیبیہ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ تھے۔ حضرت عمر نے بصرہ کا امیر مقرر کیا بعد میں معزول کر دیئے گئے پھر امیر معاویہ کے عہد میں امیر کوفہ مقرر ہوئے اور تا حیات امیر رہے ۵۰ھ میں وفات پائی ۱۱ "استیعاب، ہدایہ"

حضرت مغیرہ نے امیر معاویہ کو یہ حدیث تحریر کرکے ارسال کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے سے منع فرمایا نیز بے ہودہ گوئی، مال ضائع کرنے اور اصرار سے سوال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

امیر معاویہ نے مغیرہ کو لکھا کہ نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا پڑھا کرتے تھے۔ تو حضرت مغیرہؓ نے مندرجہ ذیل دعا لکھ کر ارسال کی۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

مسلم جلد اول ص۱۲۵

Marfat.com

عتبان بن مالکؓ

عتبان بن مالک انصاری غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور حضرت معاویہؓ کے عہدِ خلافت میں فوت ہوئے آپ سے انس بن مالک اور محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ایک حدیث کو اس قدر پسند فرمایا کہ وہ حدیث لکھ لی۔

(جنرل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال جلد ۲۵ بحوالہ معارف مارچ ۱۹۵۱ء)

سعد بن ربیع

سعد بن ربیع لیلہ عقبہ میں مسلمان ہوئے، عہدِ جاہلیت میں کاتب تھے جنگ احد میں شہید ہوئے۔ دو لڑکیاں پیچھے چھوڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو تہائی ورثہ دیا۔ عنوان النجابہ وغیرہ

سعد کے پاس احادیث نبوی کا ایک مجموعہ تھا۔

اسد الغابہ بحوالہ تذکرہ

حضرت انس بن مالک

حضرت انس خادم رسول اور کثیر الروایت صحابی ہیں متواتر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی، خدایا

اس کو مال و اولاد دے اور برکت کر۔ حضرت انس کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے کہ ہمارے باغات سال میں دو مرتبہ پھل لاتے ہیں اور میری اولاد سو سے متجاوز ہے۔ آپ سے "۱۲۸۶" روایات مروی ہیں، اور ۹۳ھ میں وفات پائی حضرت ابو بکر اور عمر کے عہد خلافت میں بحرین کے گورنر رہے۔

معبد بن ھلال کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ حدیث سے متعلق حضرت انس سے زیادہ گفتگو کرتے تو حضرت انس ایک پلندہ نکال لاتے اور فرماتے یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر لکھی ہیں۔ پھر دوبارہ سالت میں پیش کیں۔

مستدرک جلد ۲ صـ۵۷۴

حضرت انس اپنے دو لڑکوں (نضر اور موسیٰ) کو فرمایا کرتے تھے، کہ حدیث مع سند لکھو اور پڑھو۔ شرف اصحاب الحدیث صـ۹۷ طبع دہلی۔ بلکہ اپنی ساری آل اولاد کو کہا کرتے تھے کہ "علم قلم بند کیا کرو"۔ دارمی جلد ۱ صـ۱۲۵

محمود بن ربیع سے حضرت انس نے ایک حدیث سنی آپ کو نہایت بھلی معلوم ہوئی آپ نے اپنے صاحبزادے سے کہا لکھ لو۔ چنانچہ اس نے لکھ لی۔ مسلم جلد اول صـ۲۶

حضرت انس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ کے متعلق منشور تھا۔ المباحث العلمیہ صـ۹۵۔

Marfat.com

یحییٰ بن سعید انصاری

یحییٰ بن سعید انصاری سنہ ۱۴۳ھ حضرت انس بن مالک سائب بن یزید اور ابو امامہ صحابہ کے علاوہ متعدد تابعین سے روایت کرتے ہیں۔ تذکرہ جلد اول صفحہ ۱۲۹

عبدالوہاب ثقفی کے پاس یحییٰ انصاری کی کتاب تھی جو دنیا کی صحیح ترین کتابوں سے تھی۔ تہذیب جلد ششم صفحہ ۴۵

محمد بن بشار بندار سنہ ۲۵۲ھ عبدالوہاب ثقفی وغیرہ کے شاگرد ہیں امام ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں نے بندار سے پچاس ہزار حدیثیں لکھیں اور ابو موسیٰ سے بھی کچھ حدیثیں لکھیں۔

تہذیب جلد نہم صفحہ

قتیبہ کہتے ہیں کہ عبدالوہاب ثقفی امام مالک، لیث اور عباد بن عباد اپنی مثال آپ تھے یعنی ورع تقویٰ اور حافظہ میں بے نظیر انسان تھے۔ ترمذی۔

یحییٰ بن حکم سنہ ۲۵۰ھ عبدالوہاب ثقفی کے شاگردوں میں سے ہیں آپ کا شمار مصنفین میں تھا۔ اسماعیل بن قیس سنہ ۱۱۹-۲۰۹ھ کے پاس یحییٰ انصاری کی کتاب تھی۔ تاریخ صغیر بخاری صفحہ ۲۳۰

حاتم بن اسماعیل سنہ ۱۸۶ھ بھی یحییٰ انصاری کے شاگرد ہیں ان میں معمولی سی غفلت تھی۔ مگر ان کی کتاب نہایت درست تھی۔ تہذیب جلد دوم صفحہ ۱۱۸

Marfat.com

حماد بن زید کے پاس یحییٰ انصاری کی کتاب تھی، یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ایوب سختیانی ۱۳۱ھ ۶۶ کے پاس حماد بن زید ۹۸ھ ۷۹ھ حدیث تحریر کیا کرتے تھے

تہذیب ۲۱۲/۱ ۱۰/۳

ابن مبارک ۱۸۱ھ کہتے ہیں کہ میں نے حماد سے ان کی کتاب مانگی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا پھر میں نے بصد مشکل ان سے کتاب مستعار لی اور نقل کی کفایہ ص ۲۳۵

ابو عمر وحوضی ۲۲۵ھ حماد بن زید کے شاگرد ہیں، عبید اللہ بن جریر بن جبلہ کہتے ہیں کہ ابو عمر و کے پاس ایک نہایت درست کتاب تھی۔ تہذیب دوم ص ۴۰۶ سلیمان بن حرب ۱۴۰-۲۲۴ھ حماد کے پاس دس سال رہے اور ان کو دس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔ امام احمد وغیرہ نے ان سے حدیث تحریر کی ہے

تہذیب جلد ۴ ص ۱۸۱

معاویہ بن صالح بن حدیر ۱۵۲ھ یحییٰ انصاری سے روایت کرتے ہیں ان کے پاس دو صد حدیث پر مشتمل ایک مجموعہ حدیث تھا جو ان سے عبد اللہ بن صالح ۲۱۳ھ روایت کرتے ہیں تہذیب جلد ۱۰ ص ۲۱۱

زہیر بن محمد تمیمی ص ۱۶۲ھ عبد اللہ بن محمد بن عقیل، ابن منکدر، موسیٰ بن عقبہ اور یحییٰ انصاری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ابو حاتم کہتے ہیں کہ جو حدیثیں وہ اپنی کتابوں سے بیان کریں وہ نہایت درست ہوتی ہیں۔ تہذیب جلد سوم ۳۴۹

قتادہ بن دعامہ

قتادہ بن دعامہ ۶۱ھ/۱۷۸ھ جلیل القدر تابعی ہیں حضرت انس اور دیگر متعدد صحابہ کرام سے شرف تلمذ ہے حافظہ بے نظیر تھا جابر بن عبداللہ صحابی کا صحیفۂ حدیث صرف ایک ہی دفعہ سن کر حفظ کر لیا تھا۔ تہذیب جلد ۸ ص ۳۵۳

معاذ بن ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد ہشام نے قتادہ سے دس ہزار احادیث سنیں اور معاذ نے علی بن مدینی شیخ بخاری کو اپنے والد کی مرویات تحریر شدہ دکھائیں۔ تہذیب جلد ۱ ص ۱۹۷

ابو محمد قاسم بن سلام ۲۲۸ھ قتادہ سے روایت کرتے ہیں ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی حدیثیں بہت عمدہ تھیں وہ اپنی کتابوں کا بے حد خیال رکھتے تھے، تذکرہ جلد ۱ ص ۱۲۰

حجاج بن حجاج باہلی ۱۳۱ھ قتادہ انس بن یونس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن طہمان ۱۶۸ھ ان سے ایک ضخیم نسخہ روایت کرتے ہیں سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں مجھے حجاج کا صحیفہ عمرو بن عبید کے صحیفے کی نسبت زیادہ عزیز تھا ابن راہویہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن طہمان کی حدیث بہت درست تھی خراسان میں ان کا کوئی ہم پلہ نہ تھا۔ اور یہ نسخہ ابراہیم سے ان کے شاگرد حفص بن عبداللہ ۲۰۹ھ بیان کرتے ہیں۔ تہذیب ۲/۲۰۰/۳۰۰ ۴/۳/۲۸۸ تذکرہ ۱/۱۹۹ تہذیب ۳/۲۰۳

Marfat.com

نیز ابراہیم محمد بن زیاد قریشی سے حدیث کا ایک اور نسخہ روایت کرتے ہیں اور ان کے شاگرد یحییٰ بن ضریس بجلی ۲۰۳ھ کی کتاب نہایت درست تھی معرفۃ علوم الحدیث، تہذیب ۲۳۲/۱۱

ابن مبارک فرماتے ہیں کہ ابو حمزہ سکری اور ابراہیم بن طہمان کی کتابیں نہایت درست تھیں۔ نعیم بن حماد ۲۲۸ھ ابو حمزہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں بقول خطیب بغدادی ان کا شمار مسانید کے اول جامعین میں ہے - تہذیب جلد ۹ ص ۴۸۷ جلد ۱۰ ص ۴۵۹

یحییٰ بن موسیٰ خنجار ۲۴۸ھ حفص بن مغیرہ ابن طہمان اور ابو حمزہ سکری سے روایت کرتے ہیں ان کے پاس ابو حمزہ کا ایک نسخۂ حدیث ہے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۶۴

سوید بن سعید ۲۴۰ھ حفص بن مغیرہ کے تلمیذ ہیں ابو زرعہ کہتے ہیں ان کی کتابیں تو درست ہیں حافظے سے روایت کریں تو چنداں اچھی نہیں ہوتی۔ تہذیب جلد ۴ ص ۲۷۳

"یعلی بن مرّہ رضؓ"

صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرے اطمینان ہوا تو آپ نے شاہان عرب و عجم کو دعوتی خط لکھنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ شاہان عرب مہر کے بغیر خطوط وصول نہیں کرتے تو آپ نے یعلیٰ بن مرّہ سے انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی عقیق تھا جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سطروں میں کندہ تھا۔

Marfat.com

حضرت انس کہتے ہیں کہ گویا اس انگوٹھی کی چاندی کی سفیدی
میں اب بھی دیکھ رہا ہوں اور جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے
تو انہوں نے مجھے بحرین کا عامل مقرر کیا اور زکوٰۃ سے متعلق ایک
منشور تحریر کر کے دیا اور اس پر یہ مہر لگی ہوئی تھی
یہ انگوٹھی حضرت ابو بکر کے عہد خلافت میں ان کے پاس
رہی اور پھر یکے بعد دیگرے حضرت عمر اور حضرت عثمان
کے پاس رہی مگر سوء اتفاق سے حضرت عثمان کے ہاتھ سے
چاہِ اریس میں گر پڑی بہت تلاش کی مگر دستیاب نہ ہو سکی
شمائل ترمذی بخاری مسلم

جابر بن سمرہ رضؓ

حضرت جابر بن سَمُرَہ سعد بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں
مدینہ سے کوفہ میں منتقل ہو گئے اور نبی علیہ السلام سے بہت
حدیثیں بیان کرتے ہیں ۶۶ھ میں وفات پائی۔ استیعاب
عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں، کہ میں نے اپنے غلام
نافع کے ہاتھ جابر کی طرف ایک رقعہ ارسال کیا کہ حدیث رسول
صلی اللہ علیہ وسلم قلم بند کر کے ارسال کریں جو آپ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوں جابر بن سمرہ نے لکھا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بروز جمعہ سنا۔ جس جمعہ برزہ
اسلمی کو رجم کیا گیا ــــ کہ تا قیامت اسلام قائم رہے گا۔ قریش
میں سے بارہ خلیفے ہوں گے۔ قیصر و کسریٰ کے محلات پر معول

سی نوج پائے گی. قیامت سے قبل کذّاب و دجّال ہونگے
ان سے ہوشیار رہو جب کسی کو اللہ مال و دولت سے
نوازے تو فراخ دستی سے کام لے میں حوض کوثر پہ تمہارا
ہوں. مسلم ۱۱۹/۲ ۲۵۲/۱

ابو سعید خدری

ابو سعید خدری کی عمر غزوہ احد کے موقعہ پر ۱۳ سال
کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمسنی کی وجہ سے جنگ
میں شرکت کی اجازت نہ دی، بیعت شجرہ میں شریک تھے
آپ کا شمار فقہاء مدینہ میں تھا ابن عمر جابر بن عبداللہ وغیرہ
صحابہ سے روایت کرتے ہیں. ان کی مرویات بخاری میں سولہ
اور مسلم میں بارہ ہیں. ۷۴ھ میں وفات پائی عون المعبود
جلد سوم ص۳۵۶ پر ہے کہ ہم تشہد لکھا کرتے تھے

یاد رہے کہ انہی حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ قرآن کے
سوا کچھ نہ لکھا جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ آغاز عہد رسالت
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو قلم بند کرنے
سے صریح تبین وحی کو روکا تھا کہ قرآن و حدیث مخلوط نہ ہو
جائے جب آپ کو اس امر کا اطمینان ہو گیا تو آپ نے تحریر
حدیث کی اجازت فرما دی التمہید لاحرش. اوجز المسالک
مجموعہ الزوائد میں ہے جس سے یہ مفہوم بالکل واضح ہے۔

Marfat.com

عطاؑ بن ابی رباح

عطاؑ بن ابی رباح ۲۷، ۱۱۴ھ عظیم المرتبت تابعی ہیں ابن عمر ابو ہریرہ ابن زبیر ابو سعید خدری وغیرہ دو سو صحابہ سے لقاؑ اور تلمذ ہے۔ از بس عالم اور زاہد ہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں۔ کہ ان سے افضل اور بلند مرتبہ کسی کو نہیں پایا۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں ہماری کیا ضرورت ہے، تہذیب جلد ہفتم ص۲۰۰ تذکرہ جلد ۱ ص۹۲

سفیان کہتے ہیں کہ زکریا بن اسحاق مکی ۱۱۷ھ نے مجھے ایک صحیفہ دکھایا اور کہا کہ یہ مجھے یعقوب بن عطاؑ نے دیا تھا یہ ان کے والد عطاؑ نے صحابہ سے سن کر لکھا تھا تہذیب ۳۲۹/۳

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حنظلہ بن ابو سفیان مکی ۱۵۳ھ تلمیذ عطاؑ مذکور کے پاس ایک کتاب تھی، تہذیب جلد ۳ ص۹۱

معاویہ بن عبد الکریم ۱۸۰ھ عطاؑ اور حسن بصری سے روایت کرتے ہیں ان کے پاس عطاؑ اور حسن بصری کی مرویات کا مجموعہ تھا، تہذیب جلد ۱۰ ص۲۱۴

حسین بن عربی کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن رحم کی کتاب دیکھی تو اس میں لکھا کہ قیس بن سعد ۱۱۷ھ عطاؑ سے روایت کرتے ہیں تہذیب جلد ۷ ص۲۴۴

حماد بن سلمہ ۱۶۷، ۱۸۷ھ کے پاس قیس بن سعد کی کتاب تھی

(میزان الاعتدال للذہبی جلد ۱ ص۲۷۰)

Marfat.com

عمرو بن عاصم ۲۱۳ھ کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ سے گیارہ ہزار حدیثیں لکھی تھیں۔ ہذبہ بن خالد ۲۳۵ھ کے پاس حماد بن سلمہ کی حدیثوں کے دو نسخے تھے۔

تہذیب جلد ۱ ص ۵۹/ جلد ۱۱ ص ۲۵

زیاد بن ابیہ

زیاد بن ابیہ سال ہجرت میں پیدا ہوئے حضرت عمر نے بصرہ کا گورنر مقرر کیا حضرت عثمان اور حضرت علی کی شہادت تک یہ ابیہ اس خدمت پر مامور رہے جب حضرت حسن خلافت سے دستبردار ہوئے تو معاویہ نے ان سے اخوت قائم کی اور کوفہ و بصرہ کا گورنر مقرر کر دیا، اسی اثنا میں آپ نے نہر ابلہ کھدوائی ۵۳ھ میں وفات پائی۔ استیعاب

زیاد نے حضرت عائشہ رض کو لکھا کہ ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ جو صاحب حرم کو "قربانی" روانہ کرے وہ حاجی کی طرح محرم ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ وہ قربانی ذبح نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹے اور وہ قلادے ڈالکر قربانی حضرت ابوبکر کے ہاتھ روانہ کی کتنی بار ہم آپ محرم نہیں ہوئے

تحفۃ الاحوذی جلد ۲ ص ۱۰۱

Marfat.com

ابو بکرہ نفیع بن حارث رض

ابو بکرہ نفیع بن حارث جنگ طائف ۸ھ میں مسلمان ہوئے، ان سے ان کے صاحبزادے "عبدالرحمان، عبداللہ" کے علاوہ حسن بصری وغیرہ تابعی روایت کرتے ہیں ۵۱ھ میں بصرہ میں فوت ہوئے "استیعاب"

عبدالرحمان ۹۶، ۱۴ھ کہتے ہیں کہ والد ماجد نے برادر عبیداللہ کو خط لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ غیظ و غضب کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے

ترمذی جلد اول ص ۱۵۹

زید بن ارقم رض

وقعۂ حرہ ۶۳ھ میں حضرت انس اور ان کے اعزہ و اقارب کا کافی نقصان ہوا، حضرت زید بن ارقم ۶۸ھ نے ان کو ایک تعزیت نامہ ارسال کیا کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مژدہ سناتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدایا! انصار کو معاف فرما نیز ان کی اولاد در اولاد کو بھی ـــــ ترمذی، ص ۲۲۳

ابو اسحاق سبیعی رح

ابو اسحاق سبیعی ایک بلند پایہ تابعی ہیں۔ ۳۳ھ میں

Marfat.com

پیدا ہوئے جابر بن سمرہ جریر بجلی، زید بن ارقم، عدی بن حاتم اور براء بن عازب وغیرہ ۸۳ صحابہ کرام کے علاوہ دیگر جلیل القدر تابعیوں سے سماع اور تلمذ ہے، قوتِ حافظہ بے نظیر بلند پایہ عالم اور عابد و زاہد تھے۔ اور ہر سہ روز میں قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔ اور ۱۲۷ھ میں اللہ کو پیارے ہوئے

تذکرہ، تہذیب جلد ۸ ص۶۵

ابو اسحاق سبیعی نے حارث بن عبد اللہ اعور کوفی ۶۵ھ سے چار حدیثوں کے علاوہ کچھ نہیں سنا اور باقی احادیث ان کے پاس ایک کتاب تھی۔ تہذیب جلد ۸ ص۶۵

قیس بن ربیع ۱۶۵ھ ابی اسحاق سبیعی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں: یعقوب بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ وہ صدوق تھے۔ اور ان کی کتاب نہایت عمدہ تھی۔ ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے چھ ہزار حدیث لکھی وہ مجھے چھ ہزار دینار سے زیادہ عزیز تھیں۔ تہذیب جلد ۸ ص۳۹۵ تذکرہ جلد ۱ ص۲۱۰

قیس بن ربیع وغیرہ سے فراء نحوی ۲۰۷ھ روایت کرتے ہیں ان کے پاس ملازم اور نافع کی دو کتابیں تھیں، جن کی ضخامت پچاس ورق کی تھی تہذیب جلد ۱۱ ص۲۱۲

سفیان ثوری

سفیان بن سعید ثوری کے والد کا شمار محدثین کوفہ میں تھا۔ ابراہیم تیمی سلمہ بن کہیل اور شعبی وغیرہ سے استفادہ کیا۔

Marfat.com

اور علم و فضل میں مشہور تھے ان کے بھائی عمر اور مبارک اور چچا کا بھی شمار اہل علم اور اہل تقویٰ میں تھا۔ اور ان کی والدہ ماجدہ کا زہد و تقویٰ ضرب المثل تھا۔ ابن جوزی فرماتے ہیں انہوں نے اپنے لخت جگر کو دو ایسی نصیحتیں کیں، جو ہر مسلمان والدہ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو کرے۔

(۱) بیٹا تم علم حاصل کرو میں سوت کات کر اخراجات پورے کروں گی۔

(۲) جب تم دس حرف تحریر کر چکو تو غور کرو کیا تمہارے علم و فضل اور وقار میں کچھ اضافہ ہوا خدانخواستہ اگر کچھ اضافہ نہیں ہوا تو ایسا علم کوئی سودمند نہ ہوگا۔

سفیان ثوری نے کوفہ کے اس علمی خانوادے میں ۹۵ھ میں آنکھ کھولی، جبکہ کوفہ علوم شرعیہ کا مرکز علم و فضل کا گہوارہ اور مرجع خاص و عام تھا، ابو اسحاق سبیعی، منصور بن معتمر ایوب سختیانی عاصم احول عمرو بن دینار وغیرہ ائمہ سے علم حاصل کیا۔ بلا کا حافظہ پایا تھا فرماتے ہیں جو بات مجھے ایک بار یاد ہو گئی پھر کبھی بھولی نہیں

ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں نے گیارہ سو اساتذہ سے حدیث تحریر کی لیکن ثوری سے افضل اور برتر کسی کو نہیں پایا۔ آپ فن حدیث کے "امیر المؤمنین" تھے

ابن عیینہ فرماتے ہیں۔ ابن عباس، شعبی اور ثوری اپنے عہد میں اپنی نظیر آپ تھے۔ سعید قطان کہتے ہیں کہ ثوری امام مالک

Marfat.com

سے ہر بات میں بلند پایہ اور فائق تھے، یہ علم و فضل کا ستارہ ۱۶۱ھ میں افق عالم سے غروب ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
مورخین نے صراحت کی ہے کہ علامہ ثوری نے متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں سے آج کل جامع صغیر، جامع کبیر، کتاب الفرائض اور کتاب التفسیر کا پتہ چلتا ہے بلکہ کتاب التفسیر تو ریاست رامپور انڈیا کے شاہی کتب خانہ میں موجود ہے، عباد بن عباد رملی سے کو سفیان ثوری نے ایک مشہور علمی رسالہ تحریر کرکے ارسال کیا۔ تہذیب جلد ۵ ص ۹۷

ابو احمد زبیری محمد بن عبداللہ بن زبیر ۲۰۳ھ ثوری کے تلمیذ ہیں فرماتے ہیں کہ مجھ سے ثوری کی کتابیں چوری بھی ہو جائیں تو پرواہ نہیں مجھے وہ سب یاد ہیں، تہذیب ۲۵۵/۹

ہشام بن یوسف یمنی ۱۹۷ھ کہتے ہیں کہ امام ثوری یمن میں تشریف لائے اور انہیں ایک تیز رقم کاتب کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں حاضر خدمت ہوا آپ فرماتے تھے اور میں نہایت تیزی سے لکھتا جاتا تھا۔ ابو عاصم فرماتے ہیں کہ تمام مصنفوں میں سے ہشام بن یوسف کی کتاب بہتر تھی۔ تہذیب جلد ۱۱ ص ۵۵

معمر کہتے ہیں کہ میں اور ثوری ابن جریج اور شعبہ اتفاقاً اکٹھے ہوگئے طلحہ بن عمرو ۱۵۲ھ بھی تشریف لے آئے چنانچہ انہوں نے قریباً چار ہزار حدیث زبانی سنائی۔ اور ہم کتاب سے مقابلہ کر رہے تھے سوائے دو مقام کے کہیں غلطی نہ ہوئی۔ تہذیب ۲۳/۵

قاسم بن یزید جرمی ۱۹۳ھ ثوری۔ مالک ابن ابی ذئب

وغیرہ کے شاگرد ہیں علی بن حرب کہتے ہیں کہ جرمی کے پاس کتابوں کے صندوق، لوٹا اور ایک چادر کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔
تہذیب جلد ۸ صـ۳۴۱

ایک حدیث کی طرف اشارہ کر کے سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے اتفاقاً بھول گئی تھی چنانچہ میرے پاس تحریر شدہ تھی اور میں نے یاد کر لی۔ کفایہ صـ۲۳۱

امام ثوری فرماتے ہیں کہ میرے شاگرد معافی بن عمران ۱۸۵ھ نے مجھے چند کتابوں کا تحفہ پیش کیا اور میں نے قبول کر لیا۔ کہ وہ علم و فضل کے پتلے تھے، اور قریباً آٹھ سو شیوخ سے استفادہ حاصل کیا ——— تہذیب جلد ۱۰ صـ۲

امام ثوری کے استاذ منصور بن معتمر ۱۳۲ھ کے پاس ایک کتاب تھی۔ اور سعید بن سمعان سے نقل کرتے ہیں۔ مگر سماع ثابت نہیں تہذیب جلد ۴ صـ۸۳

ضحاک بن قیسؓ

ضحاک بن قیس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔ اپنی ہمشیرہ فاطمہ بنت قیس سے دس سال چھوٹے ہیں ابو عبیدہ بن جراح ان کے چچا تھے، فتح دمشق میں شریک ہوئے بعد از فتح وہیں مقیم ہو گئے، ۶۴ھ میں جبکہ مرج راہط میں شہید ہوئے البدایہ جلد ۸ صـ۲۴۳

یزید کی وفات کے بعد آپ نے ہشیم کو لکھا کہ میں نے رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قبل از قیامت رات کی تاریکیوں ایسے سیاہ فتنے ہوں گے جس میں، آدمی کا دل مردہ ہو جائے گا۔ ایمان کو ہر وقت خطرہ لاحق ہو گا۔۔۔۔۔ صبح ہے تو شام کو خطرہ، شام کو ہے تو صبح خطرے سے خالی نہیں"۔ لوگ حقیر و ذلیل دنیا کی خاطر دین فروخت کریں گے۔

اصابہ جلد دوم ص ۱۹۹۔ ہدایہ

حسن بن علی رضؓ

حضرت حسن شبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلح اعظم دوش نبوت کے سوار رمضان ۳ھ میں نور افزائے عالم وجود ہوئے۔ دینی علوم کا منبع اور سرچشمہ تھے۔ حضرت علیؓ شہادت کے بعد مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے مگر فتنہ بنو امیہ کے خوف سے حضرت معاویہؓ کے حق میں دستبردار ہو گئے، آپ سے تیرہ حدیثیں مروی ہیں۔ ۴۹ھ میں دنیائے فانی کو خیرباد کہہ گئے

آپ اپنی اولاد سے کہا کرتے تھے، علم پڑھو، علم کی بدولت ہی آئندہ تمہاری قدر و منزلت ہو گی۔ حدیث یاد نہ رکھ سکو تو لکھ لیا کرو۔ کفایہ ص ۲۱۹ البدایہ جلد ۸ ص ۴۱

حضرت علیؓ

حضرت علیؓ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور داماد ہیں بچوں میں سے سب سے قبل نعمت ایمانی سے سرفراز ہوئے، علم و تقویٰ اور شجاعت میں بے نظیر تھے، شہادت عثمان رض کے بعد خلیفہ ہوئے اور ۴۰ھ میں دارالخلافہ کوفہ میں شہید ہوئے۔ "تذکرۃ الحفاظ"

ابو جحیفہ ۷۴ھ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور بھی نوشتہ ہے آپ نے حلفاً فرمایا میرے پاس بجز خداداد عقل و فکر اور اس صحیفے کے کچھ نہیں، عرض کی کہ صحیفے میں کیا ہے، آپ نے فرمایا اس میں خون بہا اسیروں کی رہائی، زکوٰۃ اور دیگر موضوع سے متعلق حدیثیں ہیں۔ فتح الباری ص۱۶۵

حجر بن عدی ۵۱ھ نہایت معتبر اور ثقہ ہیں حضرت علی کے دست بازو تھے امیر معاویہ کے مخالف زیاد نے گرفتار کرکے پابجولاں شام روانہ کیا جب جلاد قتل گاہ کی طرف لے جانے لگا تو دو رکعت کی مہلت مانگی اور پھر شہید کر دیئے گئے حضرت علی کے سوا کسی سے روایت نہیں کی۔

اتفاقاً ان کے پاس پانی سے استنجا کرنے کا ذکر ہوا تو فرمایا طاق میں ایک مجموعہ حدیث ہے وہ مجھے دینا۔ انہوں نے پڑھا کہ میں نے حضرت علی سے سنا ہے کہ طہور پاکیزگی نصف ایمان ہے حضرت علی فرمایا کرتے تھے جب تم حدیث قلم بند کرو تو بمع سند قلمبند کرو ابن سعد جلد ۶ ص۱۵۴ التقیید والایضاح

حضرت علی کے صاحبزادے ابن حنفیہ کے پاس ایک صحیفہ

تھا. جو ان سے عبدالاعلی بن عامر کوفی سے روایت کرتے ہیں. تہذیب جلد ۶ ص۹۵

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

حضرت ابوبکر صدیق مردوں میں سے سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے، خلیفہ اول منتخب ہوئے فتنۂ ارتداد پر قابو پالینا آپ ہی کی حسن تدبیر کا نتیجہ تھا. ۶۲ سال کی عمر میں ۱۳ھ میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں گورنروں کے پاس بھیجنے کے لئے ایک "کتاب الصدقہ" لکھوائی تھی جس میں جانوروں کی زکوٰۃ سے متعلق حدیثیں تھیں لیکن ارسال کرنے سے قبل آپ کی وفات کا سانحہ پیش آگیا۔ جب حضرت ابوبکر نے (الخ) کو بحرین کا گورنر مقرر کیا تو ان کو یہ منشور لکھ کر دیا، بخاری شریف۔ اور سالم بن عبداللہ سے زہری نے یہ کتاب پڑھی۔ ابن ماجہ ص۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے نیام میں یہ تحریر پائی گئی کہ جو شخص اندھے کو راہ سے بھٹکا دے زمین کے حدود توڑے اور اپنے محسن کی ناشکری کرے وہ ملعون ہے

جامع بیان العلم ص۳۷

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ نے پانچ سو احادیث پر مشتمل ایک صحیفہ ترتیب دیا۔ اور ساری رات بے چینی

Marfat.com

کے عالم میں بسر کی، صبح ہوئی تو مجھے کہا وہ صحیفہ لاؤ میں نے حاضر کیا۔ اور آپ نے نذر آتش کر دیا۔ صاحب تذکرہ ص۵ پر لکھتے ہیں کہ یہ روایت درست نہیں اس قول کے سلسلۂ سند میں علی بن صالح، مقتل بن عثمان اور موسیٰ بن عبد اللہ نامعلوم اور غیر معتبر ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے چھٹے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ ۴۰ ویں مسلمان تھے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا اسلام دین حق نہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، تو حضرت عمر نے عرض کیا حقانیت اسلام اور یہ روپوشی اور گوشہ نشینی چہ معنی؟ مسلمان ڈنکے کی چوٹ پر ملا کعبہ میں آئے۔ کافر دنگ رہ گئے اس دن آپ نے عمر کو "فاروق" کے لقب سے نوازا جملہ غزوات میں شریک ہوئے حضرت ابو بکر کے بعد ساڑھے دس سال مسند خلافت پر متمکن رہے مغیرہ بن شعبہ کے غلام کے ہاتھوں ۲۳ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے

ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آذربائیجان میں ہمیں حضرت عمر کا خط موصول ہوا کہ نبی علیہ السلام نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے، کنایہ ص۳۳۶ مسند احمد جلد ۱ ص۹۱

بجالہ بن عبدہ ۷۳ھ کہتے ہیں کہ مقام "سوذ" میں ہمیں

حضرت عمر کا خط موصول ہوا کہ مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا جائے، عبدالرحمان بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوس، ہجر سے جزیہ وصول کیا تھا ترمذی ۱۹۲/۱

امام طلیق کہتی ہیں کہ حضرت عمر نے اپنے عاملین کو لکھا کہ فلک بوس محل تعمیر نہ کرو۔ اصابہ جلد ۴ ص ۴۴۹

اور اہل بحرین کو لکھا کہ جہاں ہو جمعہ ادا کرو۔ عون المعبود جلد ۱ ص ۴۱۳ ابو عبیدہ بن جراح نے استفسار کیا۔ میت کا ماموں کے بغیر اور کوئی وارث نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ آپ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں ہی وارث ہے مسند احمد جلد ۱ ص ۱۹۰

حضرت کی خدمت تلوار کے نیام سے ایک نوشت ملی کہ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں کفایہ ص ۳۵۴

حضرت عمر نے دریافت کیا کہ مقتول کی دیت کی بھی بیوی وارث ہے؟ حضرت ضحاک بن سفیان صحابی نے کہا ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا تھا اشیم ضبابی کی دیت سے اس کی بیوی کو بھی حصہ دو۔ جلد ۱ ص

سعید بن مسیب ۹۲/۱۵ جلیل القدر تابعی ابو محمد نام داماد متعدد صحابہ کے شاگرد ہیں متواتر پچیس سال مدینہ میں رہ کر ادا کی مشکل مسائل میں حسن بصری ان سے استفسار کرتے تھے بقول مکحول زہری افقہ اہل بیت بڑے عالم اور فقیہ تھے حضرت عمر کے فیصلہ جات تک بہت سے یاد تھے

Marfat.com

سے مشہور تھے البدایہ۔

یکے از انصار

کسی انصاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کمزوری حافظہ اور نسیان کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ" لکھ لیا کرو۔ ترمذی

نعمان بن بشیرؓ

نعمان بن بشیر ۲ھ میں پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن منہ میں ڈالا اور دعا دی کہ خوش عیش شہید اور جنتی ہوں گے۔ امیر معاویہ کے عہد میں کوفہ کے گورنر اور پھر حمص کے گورنر رہے اور ۶۴ھ میں شہید ہوئے ضحاک بن قیس ۶۴ھ نے نعمان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورہ جمعہ کے علاوہ کون سی سورت پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ سورہ غاشیہ پڑھا کرتے تھے ، مسلم جلد اول۔ ص۲۸۸

ابوالسلام ممطور

ابوالسلام ممطور سے نعمان بن بشیر ابوامامہ، ثوبان ابوسلمی راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے صاحبزادے سلام اور دو پوتے "معاویہ زید" مکحول اور ابن ابی کثیر روایت کرتے ہیں، تہذیب جلد ۱۰ ص۲۹۰

Marfat.com

ابو السلام ممطور کو عمر بن عبد العزیز نے دار الخلافہ میں سماعت حدیث کی غرض سے بلوایا تھا ترمذی جلد ۲ ص۶۱

یحیٰی بن ابی کثیر ۱۲۹ھ سے حسین معلم نے دریافت کیا یہ مراسیل کس سے ہیں؟ آپ نے فرمایا بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کذب و افترا کی جرأت کر سکتا ہوں، جب "بلغنی" کہوں تو وہ کتاب سے روایت ہوتی ہے. نیز جو احادیث ابو السلام سے بیان کرتا ہوں وہ بھی ایک کتاب ہے. تہذیب جلد ۱۱ ص۲۶۹

معاویہ ۱۶۴ھ بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی کثیر نے مجھ سے بھائی زید بن سلام کی کتابیں لی تھیں. تہذیب جلد ۳ ص۲۱۵

اور ابن ابی کثیر نے معاویہ بن سلام کو بھی ایک کتاب دی تھی۔ تہذیب جلد ۱۰ ص۲۰۹ اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھے بھی ابن ابی کثیر نے ایک صحیفہ دیا تھا. کفایہ ص۳۲۱ ہشام کہتے ہیں کہ ابن ابی کثیر نے لکھا کہ حضرت عمر کسی چیز کے حرام قرار دینے کو قسم تصور کرتے تھے. مسند احمد حدیث جلد ۳ ص۱۹۷

مکحول تابعی

مکحول شامی ۱۱۸ھ اکثر معاویہ اور ابو سلام ممطور سے روایت کرتے ہیں اوزاعی کے استاد ہیں. کہتے ہیں حدیث کی جستجو میں دنیا کا چپہ چپہ چھان مارا۔ آپ نے دو کتابیں لکھیں حدیث میں "کتاب السنن" فقہ میں "کتاب المسائل" ابن الندیم ص۲۱۸ عبید اللہ بن عبید کلاعی کہتے ہیں کہ مکحول نے مجھے کتاب دی جس میں حلال

وحرام سے متعلق مسائل تھے۔ رکفایہ ص۳۲۲ سعید بن عبدالعزیز نے مکحول کی کتاب "الحج" علا بن حارث سے ۱۳۶ھ سے لی
تہذیب جلد ۸ ص۱۷۸

۱۵ ابوموسیٰ اشعری

مکہ میں مشرف باسلام ہوئے، حبشہ کو ہجرت کی حضرت عمر کے عہد خلافت میں بصرہ کے گورنر ہوئے حضرت عثمان کے عہد خلافت میں معزول ہوئے پھر مکہ میں مقیم ہوگئے اور ۵۲ھ میں وفات پائی۔

ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے احادیث سن کر لکھ لیا کرتا تھا۔ آپ نے کہا کیا کر رہے ہو۔ عرض کی آپ سے حدیث سن کر لکھ لیتا ہوں فرمایا وہ لاؤ مجھ سے حدیثیں تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے نحیح ابن داؤد

کردوس بن عباس ثعلبی ابوموسیٰ اشعری مغیرہ بن شعبہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں ابووائل کہتے ہیں کہ وہ کتابیں پڑھا کرتے تھے
تہذیب جلد ۸ ص۲۳۲

ابوجحیفہ سوائی (تابعی) ہیں اکثر صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان کے شاگرد عبدالحمید ان کی کتابوں سے روایت کرتے ہیں
احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ شہر کی سند احادیث پر مشتمل کتاب ان کے پاس صحیح اور درست ہے
تہذیب جلد ۱۲ ص۱۰۱

تدوینِ حدیث میں خواتین کا حصّہ

اسماء بنت عمیس

اسماؓ بنت عمیس آغاز اسلام میں مشرف بہ اسلام ہوئیں حبشہ کی طرف ہجرت کی فتح خیبر کے موقعہ پہ مدینہ تشریف لائیں، غزوہ موتہ میں ان کے شوہر حضرت جعفر طیار شہید ہوئے۔ چھ ماہ بعد حضرت ابوبکرؓ سے شادی کی ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے عقد میں آئیں حضرت علیؓ کی وفات کے بعد ۴۰ھ میں فوت ہوئیں "استیعاب"

آپ سے متعدد صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا ایک مجموعہ تھا۔

الفصول فی اصول الشریع الاسلامی لابی جاد سلمان"

سبیعہ بنت حارث اسلمیہ

سبیعہ کے خاوند سعد بن خولہ حجۃ الوداع میں فوت ہوگئے اور وہ حاملہ تھیں پچیس دن بعد حمل سے فارغ ہوئیں نفاس کا خیال پیدا ہوا تو ابو السنابل بن بعکک صحابی نے کہا کہ آپ عدت وفات کے تمام ہونے سے قبل نکاح نہیں کر سکتیں انہوں نے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ

Marfat.com

حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتی ہے اور نکاح کی اجازت فرمادی
عبید اللہ بن عتبہ نے عمر بن عبید اللہ بن ارقم کو لکھا کہ محولہ بالا مسئلہ سبیعہ سے دریافت کر کے بھیجیں چنانچہ عمر بن عبد اللہ سے دریافت کر کے تحریر کیا ۱۲ صا جلد ۴ ص ۳۱۸ مسلم جلد ۱ ص ۴۸۶

فاطمہ بنت قیس

فاطمہ ابو عمرو بن حفص کی بیوی تھی۔ اس نے بیک وقت تین طلاق دے دیں عدت گذرنے کے بعد اسامہ بن زید سے نکاح ہوا ایام عدت کے نفقہ اور سکنی سے متعلق مسئلہ فاطمہ اور حضرت عمر کے درمیان مابہ النزاع تھا فاطمہ کا خیال تھا کہ مطلقہ ثلاثہ نفقہ و سکنی کی حق دار نہیں اور حضرت عمرؓ اس کے برعکس تھے ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے یہی مسئلہ فاطمہ سے سن کر تحریر کیا۔ مسلم جلد ۱ ص ۴۸۴

حضرت عائشہؓ

حضرت عائشہ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم، خلیفہ اول کی لخت جگر اور امت کی ماں ہیں۔ حدیث فقہ شاعری اور تاریخ عرب وغیرہ فنون میں اعلیٰ درجہ پہ فائز تھیں۔ اجلہ صحابہ آپ کی علمیت اور قوت اجتہاد اور نکتہ رسی کے قائل تھے۔ آپ نے ۵۸ھ میں ۶۶ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ تلامذہ کی فہرست طویل ہے گو آپ کتابت سے ناواقف تھیں مگر تلامذہ نے آپ سے بہت کچھ لکھا ہے۔

Marfat.com

عروہ بن زبیر

عروہ بن زبیر ۲۳ھ، ۹۷ھ آپ کے بھانجے اور خلیفہ اول کے نواسے تھے۔ بیت اللہ کے صحن میں دعا کی خدایا ابن دین حدیث کی توفیق عطا فرما حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے تھے۔

یوم حرۃ ۶۳ھ میں ان کی کتابیں تلف ہوگئیں، فرمایا کرتے تھے یہ کتابیں مجھے جان سے عزیز تھیں۔ جامع بیان العلم ص۳۷

یحییٰ بن زبیر کہتے ہیں کہ ہشام بن عروہ سے عرض کیا اپنے والد کی احادیث سناؤ تو انہوں نے کتاب دی اور کہا کہ یہ میرے والد کی جمع کردہ حدیثیں ہیں۔ کفایہ ص۳۲۱ حضرت عروہ نے غزوۂ بدر کا مفصل حال تحریر کرکے خلیفہ عبدالملک کو ارسال کیا تھا۔

(طبری ص۱۲۸۵ بحوالہ خطبات مدراس)

ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ والد محترم مجھ سے دریافت کیا کرتے تم نے لکھ لیا عرض کرتا کہ ہاں پھر فرماتے مقابلہ بھی کر لیا کفایہ ص۲۳۷

ابراہیم بن عروہ کہتے ہیں کہ معاذ بن ہشام نے ہمیں ایک کتاب دی اور فرمایا بقایا حدیثیں ہیں نے اپنے والد سے سنی تھیں کفایہ ص۲۳۱ حاتم بن اسمٰعیل ۱۸۷ھ ہشام بن عروہ کے تلمیذ کے پاس نہایت درست کتاب تھی تہذیب جلد ۱ ص۱۲۸ نیز ہشام نے جعفر بن ربیعہ کو لکھا کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نماز ابتداً دو دو رکعت فرض ہوئی کفایہ ص۲۴۳

ہیاج بن محارب کوفی ۱۸۳ھ ہشام کے شاگرد ہیں عبدالرحمان بن حکم

کہتے ہیں کہ میں نے ان کی کتاب نہایت درست پائی تہذیب ۴/۴۰۸
ابو عمرو سلمہ بھی ہشام کے شاگرد ہیں ابو سلمہ تبوذ کی کہتے ہیں ان کی کتاب
نہایت صحیح تھی. تہذیب جلد ۴ صـ۴۱

امام احمد فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھے بتایا کہ ہشام کے صاحبزادے معاذ
فلاں جگہ مقیم ہیں میرے پاس ان کی مرویات کی کافی تعداد تھی چنانچہ میں
ان کے پاس گیا اور اجازت حاصل کی کفایہ صـ۲۷۲ سلیمان بن بلال ۱۷۲ھ بھی
ہشام کے شاگرد ہیں بوقت مرگ اپنی کتابوں کی وصیت عبدالعزیز بن
حازم کے نام کر گئے تھے تذکرہ ۲۴۷/۱ امام ذہلی کہتے ہیں کہ ابن ابی اویس ۲۲۶ھ
سلیمان بن بلال کے شاگرد کی کتابیں دیکھنے سے مجھے اندازہ ہوا کہ سلیمان کے
پاس حدیث کا کافی ذخیرہ تھا. تہذیب ۱۷۶/۱ ایوب بن سلیمان ۲۲۴ھ
اپنے والد سے بواسطہ ابن ابی اویس ایک صحیفہ بیان کرتے ہیں تہذیب
۴۱۴/۱ عبید بن ابی مرہ ۱۷۰ھ کے پاس عبدالجبار بن دراور سلیمان
بن بلال کی کتاب تھی مسند احمد ۔۔۔۔ جلد ۳ صـ۱۷۸۶ حدیث

محمد بن قاسم اور عمرہ

محمد بن قاسم اور عمرہ بنت عبدالرحمان بن ابو بکر کے پاس بھی
حضرت عائشہ کی احادیث کا ذخیرہ تھا جس کو بحکم خلیفہ عمر بن عبدالعزیز
گورنر مدینہ نے سپرد قلم کر دیا تھا۔

معاذہ عدویہ ۸۳ھ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں ان کے پاس بھی
حدیث کے متعدد مجموعے تھے معاذہ کے شاگرد رشید اسماعیل بن علیہ
اسماعیل بن علیہ نے چار حدیثیں سنیں اسماعیل کہتے ہیں وہ کتاب سے دیکھ کر

Marfat.com

سنایا کرتے تھے. لہٰذا میں نے ان کو درخور اعتناء نہ سمجھا اور حضرت شعبہ نے ان کی جملہ کتب جو معاذہ کے سلسلۂ سند سے تھیں قلم بند کرلیں
تہذیب جلد ۱۲ ص ۲۵۲ کفایہ ص ۲۲۹

حضرت شعبہ بن حجاج متکی ۸۲ھ میں واسط میں پیدا ہوئے یقول حاکم مستدرک حضرت انس بن مالک ۹۳ھ عمر بن سلمہ ۹۵ھ کی روایت اور چار سو تابعین سے سماع حاصل ہے، علم حدیث کے امیر المؤمنین زاہد متقشف نادار اور مسکینوں کے غمگسار تھے. امام شافعی کہتے ہیں، شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں علم ناپید ہو جاتا

محمد بن جعفر غندر ۱۹۳ھ ۔ یہ شعبہ کہتے ہیں کہ شعبہ کے پاس قریباً بیس سال رہا. ان کے علاوہ کسی سے علم حدیث نہیں لکھا۔ ابن مہدی کہتے ہیں شعبہ کی حیات ہی میں ہم غندر کی کتابوں سے استفادہ حاصل کیا کرتے تھے اور صحت میں بلند پایہ تھیں بقول ابن مبارک بوقت اختلاف حکم تسلیم کی جاتی تھیں تہذیب ۹۷

غندر کے سوا آدم بن ابی ایاس ۲۲۰ھ اسماعیل بن سالم اسدی ۲۰۰ھ حفص بن سلیمان ۱۸۰ھ بہز بن اسد ۱۹۷ھ نضر بن شمیل ۲۰۴ھ مؤمل بن اسماعیل ۲۰۶ھ ہشام ابو الولید باہلی ۱۳۳-۲۲۷ھ کے پاس بھی احادیث شعبہ کے مجموعے اور گلدستے تھے

تہذیب جلد اول ۔ ۸۰ ۱۳ ۶ ۱۹ ۲ ۳۰

Marfat.com

امام زہری اور تدوین حدیث

ابن شہاب زہریؒ (سنہ ۵۰ھ) ایک جلیل القدر تابعی ہیں ان کو متعدد صحابہ کرام سے لقاء اور شرف تلمذ حاصل ہے اور امام مالک کے استاذ ہیں ذہانت، ذکاوت اور حافظہ بلا کا تھا، صرف ۸۰ دن میں قرآن پاک یاد کر لیا تھا۔ ایک دفعہ بات سن لیتے تو کبھی نہیں بھولتے تھے، ہشام بن عبدالملک (سنہ ۱۲۵ھ) نے درخواست کی کہ حدیث تحریر کروا دیں تو آپ نے چار سو حدیث لکھوا دی، چند دن کے بعد ہشام نے عرض کی کہ صحیفہ ضائع ہو گیا ہے، دوبارہ لکھوا دیں تو نوازش ہو گی چنانچہ آپ نے بعینہٖ وہ حدیثیں بلا کم و کاست تحریر کروا دیں۔

یزید بن ابی حبیب سنہ ۱۲۸ھ اور جعفر بن ربیعہ کو بھی حدیث قلم بند کر کے ارسال کی تھی، (مسلم ص ۴۸۶ ج ۱ ص ۴۴۹ جلد ۹ تہذیب)

تدوین حدیث میں آپ دیوانہ وار پھرے اور مختلف مقامات سے انمول موتی اکٹھے کر کے ایک لڑی میں پرو دیئے۔

(ابوالزناد و ابن کیسان)

ابوالزناد (سنہ ۱۳۱ھ) کہتے ہیں کہ ہم صرف احکام ہی تحریر کرتے تھے مگر زہری جو کچھ سنتے تھے، لکھتے جاتے تھے، جامع ص ۳۷ چنانچہ زہری کی غزوات نبوی پر بھی ایک کتاب موجود ہے۔

مقدمہ المغازی الاولی و مولفوہا ص ۵،

صالح بن کیسان (سنہ ۱۴۰ھ) کہتے ہیں کہ میں اور زہریؒ دونوں ہم سبق

تھے ابتداً ہم نے صرف حدیثِ رسولؐ ہی قلم بند کی پھر زہری نے کہا کہ اقوالِ صحابہ بھی تحریر کریں، چنانچہ انہوں نے لکھے اور میں نے نہ لکھے، ہوا یہ کہ وہ کامیاب رہے اور میں ناکام۔ (تہذیب ص۴۴۵ ج ۹)

تدوین حدیث کا اس قدر شغف تھا کہ ہر مجلس میں جاتے ہر ایک سے حدیث سنتے اور ایک ایک انصاری کے گھر جاتے یہاں تک کہ پردہ نشین عورتوں سے بھی دریافت کرتے۔ (تہذیب ص۴۴۹ جلد ۹)

امام زہری کی اہلیہ کا بیان ہے کہ ان کی کتابیں میرے لئے تین سوکنوں سے بھی زیادہ روح فرسا تھیں

ولید بن یزید کے قتل کے بعد ان کا کتب خانہ کئی جانوروں پر لاد کر لایا گیا (تذکرہ ص۱۰۶ ج ۱)

ان کے تلامذہ کی فہرست نہایت طویل ہے جن میں سے اکثر نے احادیث قلم بند کی ہے

ابن معین (۱۵۸، ۲۳۳ھ) کہتے ہیں کہ امام زہری کے تلامذہ سے امام مالک یونس، عقیل، شعیب اور سفیان بن حسین نہایت بلند پایہ شخصیتیں ہیں

امام مالک

امام مالک (۹۵، ۱۷۵ھ) کی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ ائمہ اربعہ میں صاحب مذہب امام ہیں آپ کی کتاب "مؤطا" مشہور عالم ہے۔

امام مالک فرماتے ہیں۔ کہ یحییٰ بن سعید انصاری (۱۴۳ھ) نے ۳۴ مجھے کہا۔ کہ زہری کی مرویات لکھ کر ارسال کریں چنانچہ میں نے لکھ دیں۔ کفایہ

عقیل یونس اور معمر

اسحٰق بن راہویہ کا بیان ہے کہ عقیل (۱۴۴ھ) حافظ حدیث ہیں۔ اور

یونس (۱۵۹ھ) صاحب کتاب ہیں

یونس بن یزید زہری نافع وغیرہ کے شاگرد ہیں، امام احمد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں معمر (۹۶، ۱۵۴ھ) زہری کی حدیث کے بہت بڑے حافظ ہیں، لیکن یونس کے پاس سب کچھ قلم بند ہے۔

ابن مبارک کہتے ہیں کہ یونس کی کتاب درست اور صحیح ہے۔

(تہذیب ص۴۵۵ ج ۱۱)

عنبسہ بن خالد (۱۹۸ھ) کے پاس ان کے چچا یونس کی کتابوں کے کئی نسخے تھے، تہذیب ص۱۵۴ ج ۸)

شعیب بن سعید تمیمی (۱۸۶ھ) کے پاس یونس کی کتابیں تھیں۔

ابن عدی کہتے ہیں۔ کہ ان کے پاس زہری کی حدیثیں تحریر تھیں اور وہ نہایت درست تھیں (تہذیب ص۳۰۵ ج ۴)

ابو حاتم سے دریافت کیا گیا کہ عقیل ۱۴۴ھ اور معمر ۱۵۴ھ دونوں میں سے کون زیادہ ثقہ اور معتبر ہیں تو انہوں نے کہا کہ عقیل ثقہ اور صاحب کتاب ہیں۔ (تہذیب ص۲۵۶ ج ۷)

سلامہ بن روح ۱۹۷ھ اپنے چچا عقیل سے یہی کتاب روایت کرتے ہیں (تہذیب ص۳۸۹ ج ۴)

اور معمر کے پاس غزوات نبوی سے متعلق ایک کتاب تھی۔

المغازی الاولی وھو لفوہا ص۵۳)

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے معمر سے دس ہزار حدیثیں لکھیں، تذکرہ ص۱۷۹ ج ۱)

ابن ابی حمزہ اور سفیان بن حسین

شعیب بن ابی حمزہ ۱۶۳ھ امام زہری سے حدیث تحریر کیا کرتے

Marfat.com

تھے، امام احمد فرماتے ہیں۔ کہ شعیب کی کتابیں کامل اور درست پائیں۔
(تذکرہ ص۲۰۵ ج ۱)

ابوالیمان حکم بن نافع ۱۲۸-۲۱۱ھ کہتے ہیں کہ شعیب حدیث کے معاملے میں نہایت سخت تھے، مرض الموت میں ہم ان کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا میری کتب حدیث جو چاہے مجھ سے روایت کر سکتا ہے اور جو صاحبِ سماع چاہیں وہ میرے بیٹے سے سن سکتے ہیں اس کو سب کتابوں کا سماع حاصل ہے، ابنِ شعیب کہتے ہیں کہ ابوالیمان نے مجھ سے میرے والد شعیب کی کتابیں حاصل کیں (کفایہ ص۳۲۲ تہذیب ۴۴۱/۲ ج ۲)

سفیان بن حسین ۱۸۳ھ امام زہری سے ایک صحیفہ روایت کرتے ہیں مگر وہ ان سے مخلوط ہو گیا تھا۔ (تہذیب ص۱۰۸/۴)

ہشام بن عبدالملک ۱۲۵ھ کے غلام صالح بن ابی الاخضر ۱۴۵ھ کے پاس زہری کی کتابیں تھیں (تہذیب ص۳۸۱ ج ۴)

اسحٰق بن یحییٰ و ھشیم

اسحٰق بن یحییٰ ۔۔۔ھ زہری کے شاگرد ہیں ذہلی کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے مجھے احادیث زہری کا مجموعہ دکھایا جو کہ صحیح تھا، تہذیب ص۲۵۵/۱

اسحٰق بن راشد کہتے ہیں کہ مجھے بیت اللہ میں امام زہری کی کتاب ملی (تہذیب ص۲۳۱/۱۱ ج ۱۱)

اسماعیل بن رافع نے بھی امام زہری سے حدیثیں لکھی تھیں، مگر وہ گم ہو گئیں (تہذیب ص۲۹۶/۱ ج ۱)

عبدالرحمان بن خالد ۱۲۵ھ کے پاس امام زہری کی ایک کتاب تھی جو دو سو حدیثوں پر مشتمل تھی۔ لیث بن سعد ۹۴-۱۷۵ھ ان سے

Marfat.com

یہ کتاب روایت کرتے ہیں (تہذیب صـ۱۰۵ ج ۶)

نیز لیث بن سعد کے پاس عبید اللہ بن ابو جعفر ۱۲۰ھ کی کتابیں تھیں (کفایہ صـ۲۲۱)

عبد الرزاق بن عمر ۱۲۶ھ نے امام زہری سے حدیثیں لکھی تھیں مگر یہ ان سے کھو گئی تھیں۔ (تہذیب صـ۳۱ ج ۶)

عبد الرحمٰن بن یزید امام زہری سے ایک ضخیم کتاب روایت کرتے ہیں (تہذیب صـ۲۹۵ ج ۶)

ہشیم بن بشیر ۱۰۴ھ نے امام زہری سے مکہ معظمہ میں ایک صحیفہ لکھا تھا اور احمد بن نصر خزاعی ۲۳۱ھ کے پاس ہشیم کی تصنیفات تھیں (تہذیب صـ۸۷ ج ۱)

ابن مہدی کہتے ہیں کہ ہشیم کا حافظہ بے نظیر تھا۔ اور ابو عوانہ ۱۷۶ھ کی کتاب ان کے حافظے سے بھی بہتر تھی۔ (تہذیب صـ۶۱ ج ۱۱)

ابن مہدی کہتے ہیں کہ ابو عوانہ اور ہمام بن یحییٰ کی کتابیں بہت درست تھیں، (تہذیب صـ۱۱۹ ج ۱۱) (ہمام اور ابراہیم)

ہمام بن یحییٰ ۱۶۲ھ زہری اور نافع مولی ابن عمر وغیرہ کے شاگرد ہیں یزید بن زریع ۱۸۱ھ کہتے ہیں کہ ان کا حافظہ تو کوئی اتنا اچھا نہ تھا مگر ان کی کتاب نہایت صحیح تھی (تہذیب صـ۷ ج ۱۱)

ابراہیم بن محمد ۱۸۴ھ زہری کے شاگرد ہیں نعیم بن حماد کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان کی کتابوں پر پچاس دینار خرچ کئے (تہذیب صـ۱۵۸)

حفص بن غیلان اور ابن ابی منیح

حفص بن غیلان ۱۸۳ھ امام زہری سے کئی ایک نسخہ حدیث

کرتے ہیں تہذیب ص۴۱۹ ج ۲۔

حجاج بن یوسف بن ابی منیع امام زہری سے اپنے دادے کے واسطہ سے ایک صحیفہ روایت کرتے ہیں۔

ذہلی کہتے ہیں کہ حجاج نے مجھے احادیث زہری کا ایک صحیفہ دکھایا جو کہ صحیح تھا تہذیب ص۲۶۰ ج ۲ "ابن ارقم"

سلیمان بن ارقم ۱۸۳ھ زہری کے تلمیذ ہیں، یحییٰ بن حمزہ ۱۸۳ھ ان سے ایک صحیفہ روایت کرتے ہیں۔ تہذیب ص۱۹۰)

یہ صحیفہ یحییٰ بن حمزہ سے سلیمان بن عبدالرحمان ۱۵۳ھ بیان کرتے ہیں یعقوب بن سفیان کہتے ہیں کہ یہ کتاب درست تھی (تہذیب ص۲۰۸ ج۴)

عبدالملک بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ امام زہری نے کسی صاحب کو چند حدیثیں تحریر کر کے دیں اور فرمایا کہ یہ مجھ سے روایت کرو۔ کفایہ ص۲۱۹

عبیداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں امام زہری کے پاس ایک کتاب لے گیا اور عرض کی کہ یہ احادیث آپ سے روایت کر سکتا ہوں تو انہوں نے اجازت فرمادی۔ (کتاب العلل ترمذی ص۲۳۹ ج۲)

محمد بن اسحاق اور ابن عقبہ

محمد بن اسحاق ۱۵۰ھ زہری کے شاگرد ہیں ان کے پاس کتاب الخلفا تھی۔ مغازی الاول ومولغوہا ص۷۶

معمر ۱۵۳ھ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ولید اموی زہری کے پاس ایک کتاب لائے اور پڑھ کر سنائی عرض کیا کہ یہ آپ سے روایت کر سکتا ہوں تو فرمایا ہاں کفایہ ص۲۶۶

موسیٰ بن عقبہ ۱۴۱ھ زہری کے شاگرد ہیں اور امام مالک کے استاذ

Marfat.com

ہیں۔ امام صاحب ان کے بہت مداح تھے۔

ابن معین کہتے ہیں کہ مغازی میں موسیٰ کی کتاب بہترین ہے (تہذیب ص۳۶۱ ج۱۰)

نیز زیاد بن عبداللہ عامری ۱۸۳ھ اور سلمہ بن فضل ابرش انصاری ۱۹۱ھ دونوں کے پاس باب مغازی میں بہترین کتابیں تھیں (تہذیب ص۳۷۶ ج۳)

اوزاعی

ابو عمرو اوزاعی ۸۸-۱۵۷ھ امام زہری کے تلمیذ عظیم المرتبت فقیہ اور محدث ہیں، ان کا کتب خانہ بیامہ میں تھا ان سے کئی ایک علمی رسائل مروی ہیں (تہذیب ص۲۴۱ ج۶)

ولید کہتے ہیں کہ اوزاعی کتابیں نہایت درست اور صاف لکھتے تھے (کفایہ ص۲۵۵)

اوزاعی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی کثیر ۱۲۹ھ اور زہری نے مجھے ایک ایک صحیفہ عطا فرمایا (تہذیب ص۲۴۱ ج۲)

عمر بن عبدالواحد کہتے ہیں کہ اوزاعی نے مجھے ایک کتاب دی اور روایت کی اجازت فرمائی (کفایہ ص۳۲۷)

ولید بن یزید ۱۸۷ھ اوزاعی کے تلمیذ ہیں۔ اوزاعی خود ان کے متعلق گویا ہیں کہ اس کی کتابیں بہت درست ہیں (تہذیب ص۱۵۱ ج۱۱)

ابو حاتم کہتے ہیں کہ محمد بن کثیر ۲۱۷ھ نے مجھے "مرویات اوزاعی" کی ایک کتاب دی (تہذیب ص۴۱۶ ج۹)

ولید بن مسلم ۱۹۵ھ اوزاعی کے شاگرد ہیں ابن جوصا نہ کہتے ہیں کہ ان کی ستر تک تصنیفات ہیں (تہذیب ص۱۵۱ ج۱۱)

ستر محمد بن صباح ۲۰۰ھ کے پاس ولید کی کتاب تھی (تہذیب ص۱۳۹ ج۹)

ابن جریج

ابن جریج ۸۰ھ امام زہری کے تلمیذ جلیل القدر فقیہ اور محدث تھے کہتے ہیں کہ میں عطاء بن ابی رباح ۱۱۵ھ کے ساتھ برابر دس برس رہا۔ اتنا ہی عرصہ عمرو بن دینار ۱۲۶ھ کی صحبت میں سات سال رہا، الحمد اللہ تدوین حدیث میں نمایاں حصہ ہے تہذیب ص۴۰۴ ج۶)

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں زہری کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابن جریج تین ورق ـــ دونوں طرف سے لکھے ہوئے ـــ لائے ان سے اجازتِ روایت طلب کی تو آپ نے اجازت فرما دی کفایہ ص۳۰۹

ابن جریج کہتے ہیں کہ زہری نے مجھے ایک صحیفہ دیا اور میں نے وہ نقل کر لیا۔ تہذیب ص۴۰۳ ج۶)

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں امام زہری کی خدمت میں حدیث کی ایک کتاب اجازت حاصل کرنے کی غرض سے لایا تہذیب ص۳۶۵ ج۳

ابن جریج کہتے ہیں کہ نافع مولی ابن عمر ۱۱۷ھ نے مجھے کتابوں کا ایک تھیلہ دیا۔ کفایہ ص۳۰۲

ابنِ جریج کا بیان ہے کہ میں ہشام بن عروہ ۱۴۶ھ کے پاس ایک کتاب لیکر حاضر ہوا، عرض کیا یہ آپ کی مرویات روایت کر سکتا ہوں تو انہوں نے اجازت فرما دی ۔ کتاب العلل ترمذی ص۲۳۹ ج۲

مزید بن زریع ۱۸۱ھ کہتے ہیں کہ ابن جریج ابان بن ابی عیاش ۱۳۸ھ کی خدمت میں ایک صحیفہ لیکر حاضر ہوئے عرض کیا یہ احادیث روایت کر سکتا ہوں تو آپ نے فرمایا ہاں اجازت ہے (کفایہ ص۳۲۱)

ابن جریج کے پاس کتاب "المناسک" تھی جو کہ وہ لوگوں کو سنایا کرتے تھے کفایہ ص۲۵۵

Marfat.com

حجاج بن محمد اعور (متوفی ۲۰۶ھ) نے ابن جریج سے تفسیر سنی اور دیگر کتابیں بھی
ہیں۔ (تہذیب صفحہ ۲۰۵ ج ۲)

ابن جریج کے پاس عطاء خراسانی (متوفی ۱۳۵ھ) کی بھی کتاب تھی۔
(تہذیب صفحہ ۲۱۴ ج ۶)

حجاج بن محمد نے عرض کیا جو کتابیں میں نے آپ سے پڑھی ہیں ان کی روایت
کی مجھے اجازت ہے تو آپ نے فرمایا، ہاں اجازت ہے (الکفایہ صفحہ ۲۷۹)

امام احمد کہتے ہیں کہ سنہ ۲۲۶ھ کو میں نے دیکھا کہ وہ حجاج
بن محمد سے "کتاب الجامع" لابن جریج پڑھ رہے تھے (تہذیب صفحہ ۲۱۴ ج ۲)

محمد بن مسلم سنہ ۱۷۷ھ ابن جریج کے شاگرد ہیں، ابن عدی کہتے
ہیں کہ ان کی کتابیں درست ہیں (تہذیب صفحہ ۴۴۴ ج ۹)

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ہم ابن جریج کی تصنیفات کو نہایت
درست اور معتبر ہونے کی وجہ سے "کتب امانت" کہتے تھے،
(تہذیب صفحہ ۴۰۴ ج ۶)

(میاں عنایت اللہ نے استقلال پریس لاہور سے چھپوا کر جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے شائع کیا)

فہرست

	صفحہ
فتنۂ انکارِ حدیث کی سرگذشت	۱
فنِ کتابت اور عربوں کے حافظے	۹
ضرورتِ حدیث اور اس کی اہمیت	۱۹
ڈاکٹر اقبال اور حدیث	۲۹
روایت میں حزم و احتیاط	۳۱
روایت بالمعنیٰ	۴۱
تدوینِ حدیث	۴۵
مستشرقین اور فریبِ زدہ مسلمان	۴۶
مجالسِ مذاکرہ حدیث	۴۷
حدیث کی تلاش و جستجو کا شوق	۴۸
تدوینِ حدیث متعلق دشمنان	۵۲
اسلام کا اقرار	۵۶
خلیفۂ وقت کا منشور	۵۷
تدوینِ حدیث میں زہری کا حصہ	۵۸
دوسری صدی میں تدوینِ حدیث	۵۸
مسانید کا دور	۶۹
امام بخاری رح	

	صفحہ
امام مسلم رح	۷۰
امام ابو داؤد رح	۷۱
امام ترمذی رح	۷۴
امام نسائی رح	۷۵
امام ابن ماجہ رح	۷۶
ابن عمرؓ اور تدوینِ حدیث	۷۸
نافع کا تدوینِ حدیث میں حصہ	۷۱
موسیٰ بن عقبہ رح	۷۳
ابن عون رح	۷۴
دین پوری	۷۵
جابر بن عبداللہؓ	۷۶
حسن بصری رح	۷۸
صحیفہ عبداللہ عمرو بن عاص	۸۰
عمرو بن شعیب	۸۱
حضرت ابو ہریرہؓ	۸۴
حضرت سمرہؓ بن جندب	۹۰
ابو قلابہ تابعی	۹۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعہ محمدیہ

یہ ایک عظیم الشّان دینی درس گاہ ہے، جہاں اِبتدا سے آخر تک
تمام عربی عُلوم صرف و نحو، تاریخ و ادب، منطق و فلسفہ، فِقہ و اُصول، حدیث و
تفسیر پڑھائے جاتے ہیں۔ اِس درس گاہ کو حضرت العلّامہ جناب حافظ محمّد صاحب
رحمۃُ اللہ علیہ نے لکھو کے ضِلع فیروز پُور میں جاری کیا تھا اَور اَب اوکاڑہ ضلع منٹگمری
میں پُوری شان و شوکت سے جاری ہے اور سینکڑوں تشنگانِ عُلومِ دینیّہ اِس
چشمۂ فیض سے اپنی پیاس بُجھا رہے ہیں اَور نہایت قابِل اور محنتی اَساتذہ کی
یہ جماعت تدریسی خدمات انجام دے رہی ہے۔

جُملہ اہلِ توحید و سُنّت کی خِدمت میں اپیل ہے کہ وہ اِس درس گاہ کی ہر طرح
اِس درس گاہ کی اِعانت کریں اور اس دینی و مِلّی خِدمت میں فراخ دِلی سے حِصّہ لیں۔

الدّاعی

خط و کتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ:۔ معینُ الدّین ناظِم جامعہ محمّدیہ اوکاڑہ (منٹگمری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

تاریخ تدوینِ حدیث

جس میں صحابہ کرامؓ کی دستاویز اور صحائف تابعین کی
علمی خدمات اور قلمی کاوشوں اور ائمہ کرام کی تصانیف
اور مسانید کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے

ہدایت اللہ ندوی

استاذ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

محمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری

مغربی پاکستان

(مطبوعہ استقلال پریس لاہور)

Marfat.com